پارہ: نمبر 08

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Dojana Mehmood
- Sarah
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ:08

آج پارہ نمبر آٹھ کریں گے۔

سورۃ الانعام آیت نمبر 111 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:111

* اگر ہم فرشتے بھی ان لوگوں پر نازل کر دیتے اور مردے ان سے باتیں کرنے لگتے اور دنیا بھر کی چیزوں کو ہم ان کی آنکھوں کے سامنے جمع کر دیتے جن جن چیزوں کا یہ مطالبہ کر رہے ہیں تب بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے سوائے اس کے کہ اللہ کی رضا اللہ کی مشیت یہی ہو کہ وہ ایمان لے آئیں مگر اکثر لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔

آیت نمبر:112

* اور ہم نے تو اسی طرح ہمیشہ شیاطین انسانوں اور شیاطین جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔

یہاں پہ رسول پاک ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ اگر آپ کے دشمن ہیں تو آپ سے پہلے جتنے انبیاء گزرے ان سب کے بھی دشمن رہے ہیں۔ اور سب سے بدترین دشمن شیاطین میں سے ہی ہوتے ہیں اور شیاطین انسانوں میں سے بھی ہیں اور جنوں میں سے بھی ہیں جیسے ہم سورت الناس میں اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں یہ جو شیاطین ہیں چاہے انسانوں میں سے ہوں چاہے جنوں میں سے ہوں ان کے وسوسوں سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تو یہ شیاطین انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں۔

جب رسول پاک ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کو موت کے وقت اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت ابو جہل آگیا کہ کیا باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے ؟

تو اس وقت ابو جہل کیا تھا؟

شیاطین میں سے ایک شیطان تھا جو انسانوں میں سے تھا یہ ہدایت کے راستے میں حق کے راستے میں شیطان ہی انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

* یہ ایک دوسرے پر خوش کرنے والی باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر ڈالتے رہتے ہیں اگر تمہارے رب کی مرضی یہ ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتے پس تم انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دو کہ وہ باتیں کرتے رہیں.

آیت نمبر:113 تا 115

* یہ سب کچھ ان کے کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس خوشنما دھوکے کی طرف مائل ہوں اور وہ اس سے راضی ہو جائے اور وہ ان برائیوں میں پڑے رہیں جو برائیاں وہ کرنا چاہتے ہیں۔

* پھر جب حال یہ ہے تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں حالانکہ اللہ نے پوری تفصیل کے ساتھ تمہاری طرف کتاب نازل کر دی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے تم سے پہلے کتاب دی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب تمہارے رب ہی کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے لہذا تم شک کرنے والوں میں شمار نہ ہو جانا۔

* تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے کوئی اس کے فرمان کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور تمہارا رب سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر:116

* اور اے محمد ﷺ اگر تم لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلوگے جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔

تو کبھی بھی لوگوں کو خوش کرنے کے لیے یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ یہ میجورٹی ہے تو ان کے لحاظ سے بات کر لیں بلکہ ہدایت کی بات ہی کرنی چاہیے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میجورٹی خود گمراہی کے راستے پہ ہوتی ہے۔

* یہ لوگ محض گمان پر چلتے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

آیت نمبر:117

* درحقیقت تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے۔

ہدایت کا جو معیار ہے وہ قرآن و سنت ہے نہ کہ جو گروپس کا بہت بڑا ہونا یا چھوٹا ہونا۔

آیت نمبر:118

* پھر اگر تم لوگ اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کا گوشت کھاؤ۔

آیت نمبر119

* آخر کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

تو جو اہل مکہ تھے وہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ اللہ کے نام پہ زبح کر کے تو کھا لیتے ہیں لیکن جسے اللہ نے خود ہی مار ڈالا ہے مردار جو ہو گیا تو ان جانوروں کو یہ نہیں کھاتے بظاہر دیکھنے میں تو یہ اعتراض بڑا ویلڈ تھا لیکن مومن جو ہے وہ صرف اللہ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں ویسے بھی جو جانور خود مر جاتا ہے اس کے اندر بلڈ سرکولیشن رک جاتی ہے اور سائنٹیفکلی بھی دیکھا جائے تو وہ صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور پھر جب اللہ نے حرام کر دیا تو وہ حرام ہے حلال کھانا ہی ایک بہت بڑی عبادت ہے۔

* حالانکہ جن چیزوں کا استعمال اللہ نے حرام کر دیا ہے سوائے مجبوری کی حالت میں ان کی تفصیل وہ تمہیں بتا چکا ہے بکثرت لوگوں کا حال یہ ہے کہ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں ان حد سے گزرنے والوں کا حال تمہارا رب خوب جانتا ہے۔

آیت نمبر:120

* تم کھلے گناہوں سے بچو اور چھپے گناہوں سے بھی بچو

کھلے اور چھپے دونوں طرح کے گناہوں سے بچو

* جو لوگ گناہ کا احتساب کرتے ہیں وہ اپنی اس کمائی کا بدلہ پا کر رہیں گے۔

آیت نمبر:121

* اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کے ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ ایسا کھانا بہت بڑا گناہ ہے شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک اور اعتراضات ڈال دیتا ہے تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔

تو یہاں پہ دوبارہ وہ کھانا وہ گوشت کھانے سے منع کیا جارہا ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پہ ذبح کیا گیا ہو۔

* احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب شیطان نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ میرا رزق کدھر ہے رزق سے میرا حصہ کہاں ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جائے گا وہ ابلیس کا رزق ہے

(راوی:عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما_سلسلہ احادیث صحیحہ_1156)

* اور اسی لیے جو حدیث میں ہمیں حکم ملتا ہے کہ ایسا جانور جو خون بہا دے اور جس پہ اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس میں سے کھاؤ باقی جو غیر اللہ کے نام کی جتنی چیزیں ہیں وہ شیطان کا رزق ہے، شیطان کا حصہ ہے۔

(صحیح بخاری-5503)

آیت نمبر:122 تا123

* کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی یعنی قرآن اور ہدایت دی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا تھا اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہو اور اسی طرح ان سے نکلتا ہی نہ ہو کافروں کے لیے تو اسی طرح ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔

* اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں دراصل وہ اپنے فریب کے جال میں خود پھنستے ہیں مگر انہیں اس بات کا شعور نہیں ہے۔

آیت نمبر:124

* جب ان کے سامنے کوئی آیت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم نہیں مانیں گے جب تک کہ وہ چیز خود ہم کو نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے

یعنی نبوت ہمیں خود کوئی دی جائے تبھی ہم اللہ پہ ایمان لائیں گے

* اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے قریب ہے وہ وقت جب یہ مجرم اپنی مکاریوں کی پاداش میں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب سے دوچار ہوں گے۔

آیت نمبر:125

* پس اللہ جسے ہدایت بخشنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے اور ایسا بھینچتا ہے کہ اسلام کا تصور کرتے ہی اسے یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا اس کی روح آسمان کی طرف پرواز کر رہی ہو۔

یہاں پہ دو طرح کے سینے کی بات ہے ایک ہدایت والا سینہ ہے کہ جس کا سینہ کھل جاتا ہے تو یہ سینے کو ہدایت پر کھولنے کے لیے یہ

*رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي

والی دعا زیادہ سے زیادہ پڑھنی چاہیے اور پھر دوسرے کونسے بندے کی بات ہے دوسرے کون سے شخص کی بات ہے کہ جس کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے کہ اس کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کی روح آسمان کی طرف جا رہی ہو تو ویسے ہی آسمان کی طرف جاتے ہوئے انسان کا سینہ گھٹنا شروع ہو جاتا ہے تو گمراہ جو شخص ہو اس کو تو بہت مشکل ہوتی ہے ہدایت کی طرف آتے ہوئے اسے نماز پڑھنا اور اپنی خواہشات نفس کو چھوڑنا یہ سب کچھ بہت مشکل لگ رہا ہوتا ہے ہم نے اللہ تعالی سے زیادہ سے زیادہ دعا مانگنی ہے:

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي - وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي

تاکہ اللہ تعالی ہمارے سینے کو اسلام کے لیے زیادہ سے زیادہ کھول دیں اور ہدایت پہ قائم رکھے۔

* اس طرح اللہ حق سے فرار لوگوں کی ناپاکی ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

آیت نمبر:126

* حالانکہ یہ رستہ اسلام کا راستہ ہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے اور اس کے نشانات ان لوگوں کے لیے واضح کر دیے گئے ہیں.

آیت نمبر:127

* جو نصیحت قبول کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے۔

سلامتی کا گھر کون سا جو جنت ہے وہ ہیشگی کا گھر ہے وہ دار السلام ہے۔

* جہاں پہ احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جہاں پہ کوئی کبھی بیمار نہیں ہو گا سب ہمیشہ صحت مند رہیں گے کوئی بوڑھا بھی نہیں ہو گا صرف جوان رہیں گے سب وہاں پہ آرام میں اور مزے میں رہیں گے تو جو سب سے بڑی نعمت ہے وہ جنت دار و السلام وہاں پہ ہیشگی کی نعمتیں ہیں۔

* اور وہ ان کا سرپرست ہے

اللہ تعالی ان کا سرپرست ہے.

* اور صحیح طرز عمل کی وجہ سے جو انہوں نے اختیار کیا۔

آیت نمبر:128

* جس روز اللہ ان سب لوگوں کو گھیر کر جمع کرے گا اس وقت وہ جنوں سے خطاب کر کے فرمائے گا اے گروہ جن تم نے تو انسانوں پر خوب ہاتھ صاف کیا انسانوں میں سے جو ان کے رفیق تھے وہ عرض کریں گے پروردگار! ہم میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو خوب استعمال کیا ہے خوب فائدہ اٹھایا ہے ہم سب نے ایک دوسرے سے اور اب ہم اس وقت پر آپہنچے ہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کر دیا تھا، اللہ فرمائے گا اچھا اب آگ تمہارا ٹھکانہ ہے اس نے تم ہمیشہ رہو گے اس سے صرف وہی لوگ بچیں گے جنہیں اللہ بچانا چاہے گا بے شک اللہ علیم اور دانا ہے۔

آیت نمبر129

* دیکھو اس طرح ہم آخرت میں ظالموں کو ایک دوسرے کا ساتھی بنائیں گے اس کمائی کی وجہ سے جو دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کیا کرتے تھے۔

جو دنیامیں دوست اور ساتھی ہوں گے وہی آخرت میں بھی ساتھی بنیں گے۔

آیت نمبر:130

* اس موقع پر اللہ ان سے یہ بھی پوچھے گا کہ اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور آج کے دن کی انجام سے ڈراتے وہ کہیں گے ہاں ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں آج دنیا کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے مگر اس وقت وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

آیت نمبر:131

* تمہارا رب بستیوں کے ساتھ ظلم کرنے والا نہ تھا جب تک کہ اس کے باشندے ان بستیوں کے باشندے حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تو اللہ تعالی اس بستی کے ساتھ جس بستی کو علم نہ ہو ان کے پاس علم نہ آچکا ہو ان کو تباہ نہیں کرتا ان کو ہلاک نہیں کرتا بلکہ علم آجانے کے بعد ہی جو لوگ ہدایت کی طرف نہیں آتے ان کے لیے ہلاکت ہے۔

آیت نمبر:132 تا135

* ہر شخص کا درجہ اس کے عمل کے لحاظ سے ہے اور تمہارا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

* تمہارا رب بے نیاز ہے اور مہربانی اس کا شیوہ ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور تمہاری جگہ دوسرے جن لوگوں کو چاہے لے آئے جس طرح اس نے تمہیں اور لوگوں کی نسل سے اٹھایا ہے۔

* تو ان سے جس چیز کا وعدہ کیا جارہا ہے وہ یقینا آنے والی ہے اور تم اللہ کو عاجز کر دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

* اے محمد ﷺ کہہ دیجیے کہ لوگوں تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو اور میں بھی اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انجام کس کے حق میں بہتر ہوتا ہے بہر حال یہ حقیقت ہے کہ ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

آیت نمبر:136

* ان لوگوں نے اللہ کے لیے خود اسی کی پیدا کی ہوئی کیتھیوں اور مویشیوں میں سے ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے اور کہتے ہیں یہ اللہ کے لیے ہے

ان کے گمان کے مطابق

* اور یہ ہمارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کے لیے ہے پھر جو حصہ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کے لیے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا مگر جو اللہ کے لیے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسے برے فیصلے کرتے ہیں یہ لوگ۔

کیا کرتے تھے؟

کہ کھیتیوں مویشیوں میں سے حصے مقرر کر لیتے تھے کہ یہ اللہ کے نام کا ہے اور یہ جو اللہ کے ساتھ انہوں نے شریک بنایا ہوا ہوتا ہے تو جب کبھی فصل کم ہو یا کوئی بھی اس طرح کا مسئلہ ہو جائے کہ مویشیوں میں سے کمی ہو جائے یا فصل میں سے کمی ہو جائے تو جو اپنے شریکوں کا حصہ مقرر کیا ہوا ہوتا تھا وہ تو پورے کا پورا ہی رکھتے تھے اس میں نقصان والی کوئی چیز کی وجہ سے، نقصان کی وجہ سے کمی نہیں کرتے تھے لیکن جو اللہ کے نام کا ہوتا تھا اس میں کمی کر دیتے تھے تو اللہ کے والا حصہ شریکوں میں ڈال دیتے تھے لیکن جو اللہ کے ساتھ شریک بنائے ہوئے ان کا حصہ نہیں کم کرتے تھے اور کیونکہ وہ جو شریکوں والا حصہ تھا وہ دراصل یہ خود آپس میں تقسیم کرتے تھے آپس میں استعمال کرتے تھے۔

آیت نمبر:137

* اور اسی طرح بہت سی مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کو خوشنما بنا دیا

اپنے بچوں کو مار ڈالنا اتنا بڑا گناہ ہے لیکن یہ ان کے لیے بہت خوبصورت بن چکا تھا

* تا کہ ان کو ہلاکت میں مبتلا کریں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے لہذا انہیں چھوڑ دو جو کچھ یہ گھڑ رہے ہیں یہ اس میں لگے رہیں۔

آیت نمبر:138

* کہتے ہیں یہ جانور اور یہ کھیت محفوظ ہیں انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم کھلانا چاہیں حالانکہ یہ پابندی ان کی خود ساختہ ہے پھر کچھ جانور ہیں جن پر سواری اور بار برداری کا کام حرام کر دیا گیا ہے کچھ جانور ہیں جن

پر اللہ کا نام یہ نہیں لیتے اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ پر خود سے گھڑ رکھا ہے عنقریب اللہ ضرور انہیں آگاہ کرے گا جو یہ باتیں گھڑ رہے ہیں اور ان کو ان باتوں کی وجہ سے ضرور بدلہ دیا جائے گا۔

آیت نمبر:139

* وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے یہ ہمارے مردوں کے لیے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے لیکن اگر وہ جانور مردہ ہو تو دونوں اس کے کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں۔

تو مردہ جانور میں عورت کو شامل کر لیتے تھے

* یہ باتیں جو انہوں نے گھڑ لی ہیں ان کا بدلہ انہیں اللہ دے کر رہے گا یقیناوہ حکیم ہے اور سب باتوں کی اسے خبر ہے۔

آیت نمبر:140

* خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت کی بنا پر قتل کیا اور اللہ کی دیے ہوئے رزق کو اللہ پر باتیں گھڑ کے خود ہی حرام ٹھہرالیا یقیناوہ بھٹک گئے اور وہ ہر گز راہ راست پانے والوں میں سے نہ تھے۔

جب انسان اللہ کی حلال کردہ کو حرام کر لیتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں میں پھنس جاتا ہے تو اس کا دل پھر سخت ہو جاتا ہے پھر بچوں کا قتل اس کے لیے معمولی بات ہو جاتی ہے اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال وہ اپنی مرضی سے کر تا رہتا ہے حالانکہ حلال حرام تو اللہ کی مرضی سے انسانوں کی مرضی سے نہیں ہے لیکن جو لوگ ہدایت یافتہ نہ ہوں ان کے لیے یہ بات بہت معمولی ہے۔

آیت نمبر:141

* وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور نخلستان پیدا کیے کھیتیاں اگائیں جس سے قسم قسم کے معقولات حاصل ہوتے ہیں اور کھجور بھی اور زیتون بھی اور انار کے درخت پیدا کیے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہیں۔ کھاؤ ان کی پیداوار جبکہ یہ پھل دیں اور اللہ کا حق ادا کرو

یعنی جب ان کی فصل کاٹو تو اس میں سے اللہ کے بندوں پہ بھی خرچ کرو سارے کا سارا خود ہی نہ کھاجاؤ

* اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اللہ کی ناراضگی کے کاموں پہ مال کو خرچ کرنا پیسہ اڑانا یہی اصل میں اسراف ہے تو اللہ تعالی کو اسراف کرنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اگر ایک بندے کے پاس کوئی پہاڑ سونے کا بھی ہو اور وہ دین کے کاموں میں خرچ کر دے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن اپنے اوپر ہی زیادہ زیادہ فضول خرچی کرنا اور اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں خرچ کرنا تو یہ اسراف ہے ایسی چیز سے بچنا چاہیے۔

آیت نمبر:142 تا143

* پھر وہی اللہ ہے جس نے مویشیوں میں سے وہ جانور بھی پیدا کیے جن سے سواری کا کام لیا جاتا ہے اور وہ بھی جو کھانے اور بچھانے کے کام آتے ہیں کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

* یہ آٹھ نر و مادہ ہیں جو دو بھیڑ کی قسم میں سے ہیں اور دو بکری کی قسم میں سے اے محمد ﷺ ان سے پوچھو کہ اللہ نے ان کے نر حرام کیے ہیں یا مادہ یا وہ بچے جو بھیڑوں اور بکریوں کے پیٹ میں ہیں؟ ٹھیک ٹھاک علم کے ساتھ مجھے بتاؤ اگر تم سچے ہو

یا کوئی دلیل دو یہاں پہ ان کے حلال حرام ہونے کی.

آیت نمبر:144

* اور اسی طرح دو اونٹ کی قسم سے ہیں اور دو گائے کی قسم سے، پوچھو ان کے نر اللہ نے حرام کیے ہے یا مادہ یا وہ بچے جو اونٹنی یا گائے کے پیٹ میں ہو؟ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے ان کی حرام ہونے کا حکم تم کو دیا تھا؟ پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط رہنمائی کرے یقینا اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

علم کے بغیر کسی بھی طرح کی رہنمائی دینا بہت بڑا ظلم ہے اپنے ساتھ بھی اور دوسروں کے ساتھ بھی۔

آیت نمبر:145

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں تو میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو

جن چیزوں کو تم نے حرام کر دیا وہ تو یہاں پہ کہیں اس طرح سے حرام نہیں لکھی ہوئیں

* سوائے اس کے کہ جو مردار ہو یا بہا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ یہ ناپاک ہے اور گناہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر کوئی جانور ذبح کیا گیا ہو پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں ان میں سے کوئی چیز کھا لے اور وہ نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور نہ وہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اللہ ایسے لوگوں سے درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر:146

* اور جن لوگوں نے یہودیت اختیار کی ان پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گائے اور بکری کی چربی بھی سوائے اس کے کہ جو ان کی پیٹھ یا ان کی آنتوں سے لگی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی رہ جائے یہ ہم نے ان کی سرکشی کی سزا انہیں دی تھی اور یہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔

دین ابراہیمی میں یہ سب چیزیں حرام نہیں تھی لیکن پھر جب بنی اسرائیل نے خود کے اوپر سختیاں کی تو اللہ تعالی نے پھر ان کو اسی راستے پہ چلا دیا جس کے اوپر وہ چلنا چاہتے تھے اور ان کی اپنی سرکشی کی وجہ سے یہ چیزیں ان پہ حرام ہوئی تھی۔

آیت نمبر:147

* اب اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے رب کا دامن رحمت بہت وسیع ہے اور مجرموں کو اس کے عذاب سے کوئی نہیں چھڑا سکتا۔

آیت نمبر:148

* یہ مشرک لوگ تمہاری ان باتوں کے جواب میں ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا شرک کرتے

جبکہ اللہ نے تو انسان کو آزادی دی ہے کہ خود سوچ سمجھ کے راستہ چنو اللہ تعالی تو اپنے بندوں کو ہدایت ہی دینا چاہتے ہیں لیکن اگر بندہ خود ہدایت سے ہٹنا چاہیں شرک کی طرف جانا چاہیں تو پھر اللہ تعالی ان کو اسی راستے پہ چلا دیتے ہیں

* یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا ہے تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے ایسی باتیں بنا بنا کر ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا تھا یہاں تک کہ آخر کار ہمارے عذاب کا مزہ انہوں نے چکھ لیا ان سے کہو کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکو تم تو محض گمان پر چل رہے ہو اور صرف قیاس آرائیاں کرتے ہو۔

آیت نمبر:149 تا150

* پھر کہو تمہاری اس حجت کے مقابلے میں اصل حجت تو اللہ کے پاس ہے بے شک اگر اللہ چاہتا ہے تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

* ان سے کہو لاؤ اپنے وہ گواہ جس بات کی گواہی دیں کہ اللہ ہی نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے پھر اگر وہ شہادت دے دیں تو تم ان کے ساتھ شہادت نہ دینا اور ہر گز ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور جو آخر کے منکر ہیں اور جو دوسروں کو رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔

آیت نمبر:151

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں بات سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا کیا پابندیاں لگائی ہیں میں تم کو سناؤں، کیونکہ سن کے سمجھ زیادہ اچھی آتی ہے بات دل کے اوپر جا کے لگتی ہے تو آپ ﷺ کو کہا جا رہا ہے کہ ان لوگوں کو یہ باتیں سنا دیجیے کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر کیا کیا پابندیاں لگائی ہیں کیا کیا چیزیں حرام کی ہیں؟ اس میں سب سے پہلے کیا ہے؟

* کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے

* اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ چھپی ہوں یا ظاہر ہوں اور کسی جان کو جس کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ

تو جس جان کو اللہ تعالی نے قتل کرنے سے منع کیا ہے اس کو قتل کرنا بہت بڑا ظلم ہے

* یہ وہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

آیت نمبر:152

* اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلاغت کو پہنچ جائے اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بھار ڈالتے ہیں جتنا اس کے لیے اٹھانا ممکن ہو اور جب بات کہو انصاف کی کہو

خواہ معاملہ اپنے رشتہ داروں ہی کا کیوں نہ ہو چاہے ان کے خلاف ہی گواہی دینی پڑے لیکن انصاف کی بات کہو

* اور اللہ کے وعدے کو پورا کرو ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

آیت نمبر:153

* نیز اس بات کی ہدایت یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہذا تم اسی پر چلو۔

اللہ کا راستہ ہی تو عمدہ رستہ ہے وہی تو جنت میں جانے والا راستہ ہے۔

* تم اللہ ہی کے راستے پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اللہ کے راستے سے ہٹا کر تمہیں گمراہ کر دیں گے۔

صراط مستقیم سے دوسرے سارے راستے ہٹا دینے والے ہیں

* یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں دی ہے تا کہ تم تقوی اختیار کرو۔

آیت نمبر:154

* پھر ہم نے موسی علیہ السلام کو کتاب عطا کی جو بھلائی کی روش اختیار کرنے والے انسان پر نعمت کی تکمیل اور ہر ضروری چیز کی تفصیل اور سراسر رحمت اور ہدایت تھی اور اس لیے بنی اسرائیل کو دی گئی تھی کہ شاید لوگ اپنے رب کی ملاقات پر یقین لے آئیں۔

آیت نمبر:155

* اور اس طرح یہ کتاب (قرآن پاک) جو ہم نے نازل کی ہے یہ برکت والی کتاب ہے پس تم اس کتاب کی پیروی کرو اور تقوی کی روش اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

* احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت جس گھر میں کی جاتی ہے اس گھر میں برکت نازل ہوتی ہے اس گھر میں برکت اور رحمت والے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور شیاطین ایسے گھروں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

اور اسی طرح جس گھر میں قرآن پاک نہیں پڑھا جاتا وہاں پہ شیاطین بسیرہ کر لیتے ہیں اور وہاں سے خیر و برکت کم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالی اس قرآن پاک کے ذریعے لوگوں پر رحم اور برکت نازل فرماتے ہیں۔

آیت نمبر:156

* اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کتاب تو ہم میں سے پہلے کہ دو گروہوں کو دی گئی تھی

یعنی یہود و نصاری کو

* اور ہم کو کچھ خبر نہ تھی کہ وہ کیا پڑھتے پڑھاتے تھے۔

آیت نمبر157

* اور اب تم یہ بہانہ بھی نہیں کر سکتے کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی گئی ہوتی تو ہم اس سے زیادہ ہدایت والے ثابت ہوتے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح نشانی اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے پھر ان سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں اس کی پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے۔

آیت نمبر:158

* پھر کیا اب لوگ اس بات کے منتظر ہیں ان کی ان کے سامنے فرشتے آ کھڑے ہوں یا تمہارا رب خود آ جائے یا تمہارے رب کی واضح نشانیاں معجزے نمودار ہو جائیں جس روز تمہارے رب کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہو جائیں گی پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا۔ جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔ اے محمد ﷺ ان سے کہہ دو کہ تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

موت کے آنے پہ تو توبہ بھی نہیں قبول ہوتی تو اس وقت تو کسی انسان کو مہلت بھی نہیں دی جائے گی نہ کسی انسان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اس لیے موت کے آنے سے پہلے نیک کام کر لینے چاہیے موت یا بڑھاپے کے انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ اس وقت ہم صدقہ کریں گے اور اس وقت یہ ساری نیکیاں کریں گے جو انسان کی زندگی میں کمائی ہوئی نیکیاں ہیں وہی دراصل اسے انگلی پکڑ کے جنت میں لے کے جائیں گی۔

آیت نمبر:159

* جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے وہی اللہ ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے.

آیت نمبر:160

* جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے 10 گنا اجر ہے

جو نیکی لے کے آئے گا اس کو نیکی کا 10 گنا اجر ملے گا

* اور جو برائی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہو کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

تو اللہ تعالی کا ہم پہ کتنا بڑا احسان ہے کہ نیکی کا اجر تو کم از کم 10 گنا زیادہ اور برائی کا بدلہ صرف ایک ہی ہے۔

* ایک حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالی نے نیکیاں اور برائیاں لکھی اور پھر ان کو بیان کیا پھر فرمایا کہ جس نے نیکی کا ارادہ کیا تو اللہ نے اس کے لیے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ لی صرف ارادہ کرنے پہ پھر اگر اس نے ارادے کے بعد عمل بھی کر لیا تو اللہ نے اس کو اپنے پاس 10 سے لے کر سات سو گنا تک لکھا بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھا تو جس کی جتنی نیت ہو گی اس کے لیے اتنا اجر و ثواب ہو گا اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ نے

اسے بھی اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ لیا اور اگر اس نے اس برائی پہ عمل کر لیا تو اللہ نے اس کے لیے صرف ایک ہی برائی لکھی

(راوی:عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم _ صحيح البخاري-6491)

تو اس ریشو سے دیکھا جائے تو اگر اس کے باوجود بھی انسان کا اگر برائیوں والا پلڑا ہی بھاری ہو تو یہ کتنا زیادہ ظلم ہے اپنے نامہ اعمال کے ساتھ، اللہ تعالی نے جو زندگی دی ہے اس کو نیکی کے کاموں میں اللہ کی رضا کے کاموں میں خرچ کرنا چاہیے۔

آیت نمبر:161 تا165

* اے محمد ﷺ کہو میرے رب نے یقین کے ساتھ مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے بالکل ٹھیک دین جس نے کوئی ٹیڑ نہیں ہے ابراہیم کا طریقہ جسے یکسو ہو کر اس نے اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

* کہو میری نماز میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین ہے عالمین کے لیے ہے۔

* اس رب کے لیے جس کا کوئی شریک نہیں اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا اور سب سے پہلے میں مسلمان ہونے والوں میں سے ہوں۔

* کہو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے ہر شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے اس وقت وہ تمہارے اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔

* وہی اللہ ہے جس نے تم کو زمین پر خلیفہ مقرر کیا اور تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی تاکہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کر سکے بے شک تمہارا رب سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے اور بے شک وہ غفور الرحیم ہے۔

سورۃ الانعام مکمل ہوئی۔

سورۃ الاعراف:

اب سورۃ الاعراف شروع کریں گے۔ اس سورت کا نام اعراف اس وجہ سے ہے کہ کیونکہ اس میں اعراف ایک مقام کا ذکر ہے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے۔

سورۃ االاعراف شروع کرتے ہیں۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:01تا04

* الف لام میم ص

* یہ ایک کتاب ہے جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے دل میں اس میں سے کوئی گھٹن یا تنگی پیدا نہ ہو اس کے اتارنے کی غرض یہ ہے کہ تم اس کے ذریعے سے منکرین کو ڈراؤ اور ایمان لانے والوں کے لیے یہ ایک نصیحت ہے۔

* لوگوں جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔

* کتنی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا ان پر ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا یا دن دہاڑے، ایسے وقت آیا جب کہ وہ آرام کر رہے تھے۔

آیت نمبر:05

* اور جب ہمارا عذاب ان پر آ گیا تو ان کی زبان پر اس کے سوا کوئی صدا نہ تھی کہ واقعی ہی ہم ظالم تھے۔

تو کبھی دن کو عذاب آیا کبھی رات کو آیا کبھی وہ آرام کر رہے تھے تو اچانک سے ان پہ عذاب ٹوٹ گیا۔

اللہ تعالی سے ہر لمحہ عافیت مانگنی چاہیے اور رات کو بھی آنکھ کھل جائے تو اس وقت بھی اللہ کا مختصر ذکر ضرور کر لینا چاہیے معلوم نہیں کس وقت موت کی گھڑی آپہنچے تو جو آخری عمل ہو وہ اللہ کے ذکر کا ہو۔

آیت نمبر:06

* پس یہ ضرور ہو کر رہنا ہے کہ ہم ان لوگوں سے باز پرس کریں جن کی طرف ہم نے پیغمبر بھیجے ہیں اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں۔

کہ انہوں نے اپنا فرض کہاں تک انجام دیا تو ہر شخص سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا پیغمبروں سے بھی سوال کیا جائے گا۔

آیت نمبر:07 تا08

* پھر ہم خود پورے علم کے ساتھ سارے نامہ اعمال کی حقیقت ان کے سامنے پیش کر دیں گے آخر ہم کہیں غائب تو نہ تھے۔

* اور وزن اس روز عین حق ہو گا جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔

آیت نمبر:09

* اور جن کے پلڑے ہلکے رہ گئے وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے۔

کہا جاتا ہے کہ ایسے بڑے بڑے ترازو رکھے جائیں گے تولنے کے لیے کہ جن کو فرشتے بھی دیکھ کر کہیں گے کہ یہ کن کا وزن کرنے کے لیے لائے گے۔

* احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن بڑے بڑے ترازو رکھے جائیں گے کہ اگر ان میں زمین اور آسمان کا وزن بھی کوئی کرنا چاہے تو ان ترازو کی وسعت زمین اور آسمان سے بھی زیادہ ہو گی

* اور جن کے ترازو ہلکے رہیں گے وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرتے رہے ہیں۔

آیت نمبر:10 تا12

* ہم نے تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہیں سامان زیست فراہم پہنچایا مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

* ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی کہ تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو اس حکم پر سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اور اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

* پوچھا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جبکہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے

تکبر کرنے لگا۔

آیت نمبر:13

* اللہ نے فرمایا اچھا تو یہاں سے نیچے اتر تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑھائی کا گھمنڈ کرے نکل جا در حقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں۔

آیت نمبر:14

* کہنے لگا مجھے اس وقت تک مہلت دے جب تک یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

قیامت کے دن تک کے لیے اس نے مہلت مانگ لی اور اس کی یہ دعا قبول بھی ہو گی۔

آیت نمبر:15 تا16

* فرمایا تجھے مہلت ہے۔

* کہنے لگا اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر انسانوں کی گھاٹ میں لگا رہوں گا۔

آیت نمبر:17

* ان کی آگے سے ان کے پیچھے سے ان کے دائیں جانب سے ان کے بائیں جانب سے ہر طرف سے ان کو گھیر لوں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

دو راستے وہ بھول گیا تھا ایک آسمان کی طرف اور ایک زمین کی طرف کا اوپر کی طرف اللہ تعالی کی ذات ہے وہاں دعائیں اٹھتی ہیں اور نیچے زمین کی طرف انسان سجدہ کرتا ہے تو یہاں ان دو راستوں سے شیطان نہیں آسکتا باقی وہ ہر طرف سے اپنا زور چلانا چاہے گا۔

اور دوسری چیز کیا یہاں سے پتہ چل رہی ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے کم ہی شکر گزار یں لیکن جو اللہ کے شکر گزار بندے ہیں ان کے اوپر اس کا شیطان کا زور نہیں چلے گا۔

* عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ مجھے اپنے قلیل بندوں میں سے شمار کرنا تو عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا دعا آپ کر رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگا کہ کیا آپ نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ اللہ کے کم ہی بندے شکر گزار ہیں تو میں اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے شکر گزار بندہ بنا اور جو اللہ کے شکر گزار بندے ہیں ان پہ شیطان کا زور بھی نہیں ہے شیطان کا زور ناشکری کرنے والوں پر ہی ہے

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

* کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اللہ تعالی سے کہنے لگا کہ تیری عزت کی قسم میں بنی آدم کو اس وقت تک گمراہ کروں گا جب تک کہ ان کے جسم میں روح ہے (یعنی موت کے وقت بھی ان کو بہکانے کی کوشش کروں گا) تو اللہ تعالی نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم میں انہیں معاف کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے

(سلسلہ احادیث صحیحہ، حدیث نمبر:3848)

اللہ تعالی ہمیں ہمیشہ شیطان کے راستے سے بچائے۔

آیت نمبر:18 تا22

* پھر اللہ تعالی نے فرمایا نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا یقین رکھ کے ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

* اور اے آدم تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

* پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھی ان کے سامنے کھول دے۔ اس شیطان نے ان سے کہا تمہارے رب نے تمہیں جس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔

* اور اس نے ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں

جھوٹی قسمیں کھانے لگا

* اس طرح دھوکہ دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے چال میں لے آیا آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسم کو جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے تب ان کی اللہ نے انہیں پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہیں روکا تھا اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

آیت نمبر:23

* دونوں بول اٹھے ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو ہم ظالموں میں سے ہو جائیں گے ہم تباہ ہو جائیں گے ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ شیطان اور انسان کا فرق ہے کہ شیطان نے نافرمانی کی تو اس کے اوپر ڈٹ گیا اور آدم علیہ السلام سے جب گناہ ہوا تو انہوں نے فورا اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا اور توبہ استغفار کی تو ہمیں بھی آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا ثبوت دینا چاہیے جب کوئی غلطی گناہ ہو تو فورا اللہ تعالی کی طرف واپس پلٹنا ہے۔

آیت نمبر:24 تا 26

* پھر فرمایا اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے ایک خاص مدت تک زمین ہی میں جائے قرار وسامان زیست ہے۔

* اور فرمایا اسی زمین میں تم کو جینا اور وہی مرنا ہے اور اسی میں سے تم کو آخر کار نکالا جائے گا۔

* اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا تاکہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانپ سکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بنایا اور بہترین لباس تقوی کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔

آیت نمبر:27

* اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیے تھے۔ تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھل جائیں۔

تو شیطان کی جو بہت بڑی چال ہے وہ کیا ہے؟

کہ وہ انسانوں کے لباس اتروانے کی کوشش کرتا ہے۔

آج کل اگر خواتین کے لحاظ سے دیکھا جائے تو کیسے کیسے لباس ہیں کہ جو پہن کے بھی جسم ایکسپوز ہو رہا ہوتا ہے اور وہ پورے ستر کو نہیں ڈھانپ رہا ہوتا۔

* ان کے بارے میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا: کہ جو خواتین کپڑے پہننے کے باوجود بھی ننگی ہوں یہ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گی حتیٰ کہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکیں گی۔

تو بہت ہی زیادہ سخت وعید ہے کہ جس کے اوپر ہمیں بہت احتیاط کی ضرورت ہے اور رسول پاک ﷺ بہت مہنگا اور قیمتی لباس نہیں پسند کرتے تھے اور آپ ﷺ سفید رنگ کا لباس پسند کرتے تھے۔

اس کے بعد فرمایا جا رہا ہے کہ۔۔۔۔

* شیطان اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا جو ایمان نہیں لاتے۔

آیت نمبر:28

* یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقے پر پایا ہے اللہ نے ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم دیا۔

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اہل مکہ کے ہاں طواف بھی ننگے ہو کر کیا جاتا تھا اور ان باتوں کے اوپر کیا کہتے تھے کہ اللہ نے ایسا حکم دیا ہے۔

* ان سے کہو اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیا کرتا کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے۔

آیت نمبر:29تا30

* ان سے کہو میرے رب نے تو عدل اور انصاف کا حکم دیا ہے اور اس کا حکم تو یہ ہے کہ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو اور اسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھو جس طرح اس نے تمھیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم دوبارہ پیدا کیے جاؤ گے۔

* ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے کیونکہ انہوں نے خدا کی بجائے شیاطین کو اپنا سرپرست بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سیدھے رستے پر ہیں

آیت نمبر:31

* اے بنی آدم مسجد کے پاس جاتے ہوئے زینت اختیار کرو۔

یعنی صاف ستھرے ہو کے جاو اچھا لباس پہنو, مسواک کرو اسی طرح مردوں کے لیے خوشبو کا حکم ہے اور جمعہ کے لیے تو ایک سپیشل ڈریس رکھنا اور اس کو الگ سے رکھنا بھی سنت سے ثابت ہے کہ جمعہ کے لیے ایک سپیشل اچھا زیادہ اچھا ڈریس ہونا چاہیے۔

* اور کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

بلکہ کھانے پینے میں اعتدال ہی اصل صحت کا راز ہے اعتدال سے کھانا پینا چاہیے۔

* پھر حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے جسم میں جو چیز سب سے پہلے بدبودار ہو گی وہ اس کا پیٹ ہو گا تو جو طاقت رکھتے اس بات کی کہ پاک اور طیب کھانے کے سوا کچھ نہ کھائے تو اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے

آیت نمبر:32

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے کہ کس نے اللہ کے اس زینت کو حرام کر دیا؟ جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی پاک چیزیں منع کی ہیں کہو یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے روز تو خالصتا انہی کے لیے ہوں گی اس طرح ہم اپنی باتیں صاف صاف بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہوں۔

آیت نمبر:33

* اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجیے میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں بے شرمی کے کام چاہے وہ کھلے ہوں یا چھپے ہوں اور گناہ اور حق کی خلاف زیادتی کرنا اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو جس کے لیے اس نے کوئی دلیل سند نازل نہیں کی۔

یہ ظلم ہے یہ گناہ کی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے۔

* اور یہ کہ اللہ کے نام پر ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو۔

کہ حقیقت میں اللہ نے فرمائی ہے یا نہیں۔

آیت نمبر:34تا36

* ہر قوم کے لیے مہلت کی ایک مدت مقرر ہے پھر جب کسی قوم کی مدت آ پہنچتی ہے تو ایک گھڑی بھر بھی تاخیر نہیں ہو سکتی۔

* اے بنی آدم یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویے کی اصلاح کرلے گا اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔

* اور اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کریں گے وہی دوزخ والوں میں سے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:37

* ظاہر ہے اس سے بڑھ کے ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ کے انہیں اللہ کی طرف منسوب کرے اور اللہ کی سچی آیات کو جھٹلائے۔

ایک طرف اللہ کی طرف خود سے باتیں منسوب کر رہے ہیں اور جو اللہ نے باتیں کی ہیں ان کا انکار کر رہے ہیں

* ایسے لوگ اپنے نامہ اعمال کے مطابق اپنا حصہ پاتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ گھڑی آ جائے گی جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے پہنچیں گے اس وقت وہ ان سے پوچھیں گے کہ بتاؤ اب کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے وہ کہیں گے وہ سب ہم سے گم ہو گئے اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ واقعی ہم منکرین حق تھے۔

آیت نمبر:38

* اللہ فرمائے گا جاؤ تم بھی اسی جہنم میں چلے جاؤ جس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے گروہ جن وانس جا چکے ہیں ہر گروہ جب جہنم میں داخل ہو گا تو اپنے پیش رو گروہ پر لعنت کرتے ہوئے داخل ہو گا حتیٰ کہ جب سب وہاں جمع ہو جائیں گے تو ہر بعد والا گروہ پہلے گروہ کے حق میں کہے گا اے اللہ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا لہٰذا انہیں آگ کا دہرا عذاب دے اللہ جواب میں فرمائے گا ہر ایک کے لیے دہرا عذاب ہے تم جانتے نہیں ہو۔

آیت نمبر:39

* اور پہلا گروہ دوسرے گروہ سے کہے گا کہ اگر ہم قابل الزام تھے تو تم کو کون سی ہم پر فضیلت حاصل تھی اب اپنی کمائی کے نتیجے میں عذاب کا مزہ چکھو۔

تو وہاں پہ جہنم میں ایک دوسرے سے لڑائی کرتے رہیں گے ایکدوسرے پہ الزام لگائیں گے۔

آیت نمبر:40 تا42

* یقین جانو جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہر گز نہ کھولے جائیں گے ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

* ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہو گا اور جہنم ہی ان کا اوڑھنا ہو گا یہ ہے وہ بدلہ جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔

* بخلاف اس کے جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور وہ اچھے کام کرتے رہے اس باب میں ہم ہر ایک کو اس کی استطاعت ہی کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں وہ اہل جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:43

* ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کوئی کدورت ہو گی اس سے ہم نکال دیں گے۔

تو جنت میں جانے سے پہلے ایک پل ہو گا جہاں پہ انسانوں کے اندر سے ساری مکمل صفائی ہو گی دل میں اگر کدورت کینہ بغض ہے وہ سب کچھ وہاں پہ نکال دیا جائے گا اور دھل جائیں گے دل۔

* ان باغات کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا ہم خود تو ہدایت نہیں پا سکتے تھے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول واقعی حق لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم کرتے رہے ہو۔

نیک اعمال کی وجہ سے اللہ تعالی جنت دیں گے تو اللہ تعالی سے نیک اعمال کی توفیق مانگنی چاہیے۔

آیت نمبر:44تا45

* پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کیے تھے وہ جواب دیں گے ہاں تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ان ظالموں پر۔

* جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔

آیت نمبر:46

* ان دو گرہوں کے درمیان

یعنی اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان

* ایک اور ڈائل ہوگی جس کی بلندیوں اعراف پر کچھ اور لوگ ہوں گے یہ ہر ایک کو اس کی نشانیوں سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر یہ لوگ جنت میں تو داخل نہیں ہوئے ہوں گے مگر اس جنت کی امیدوار ہوں گے۔

* احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اعراف پہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں دونوں بالکل ایکول بالکل برابر ہوں گی تو ان کو وہاں پہ انتظار میں رکھا جائے گا کہ ان کا فیصلہ پھر بعد میں ہو گا اور انتظار بذات خود ایک بہت تکلیف دہ چیز ہے

(تفسیر ابن جریر الطبری:14723:مرسل وضعیف)

آیت نمبر:47تا48

* جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے اے اللہ ہمیں ان ظالموں میں شمار نہ کرنا۔

* پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر کہیں گے کہ دیکھ لیا تم نے آج نہ تمہارے گروہ تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ ساز وسامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے

مال و دولت اولاد سٹیٹس وہاں کچھ کام نہیں آئے گا

آیت نمبر:49

* اور کیا یہ اہل جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو اللہ اپنی رحمت میں سے کبھی کچھ نہیں دے گا آج ان سے کہا گیا کہ داخل ہو جاو جنت میں تمہارے لیے نا خوف ہے اور نہ رنج ہے۔

آیت نمبر:50

* اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ ہم پہ پھینک دو کچھ ہم پہ صدقہ کر دو۔

وہ وہاں سے جہنم والے جنت والوں سے پانی مانگیں گے تو وہاں پہ تو جنت والے جہنم والوں کو پانی نہیں دے سکیں گے لیکن دنیا میں پانی پلانا بہت ہی عمدہ صدقہ ہے۔

* رسول پاک ﷺ سے سعد بن عبادہ نے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی پلانا

(سنن ابن ماجہ 3684)

تو پانی پلانے کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے۔

* پھر ایک دوسری حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ تین طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالی قیامت کے دن بات نہیں کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے نہ ان کو پاکیزہ قرار دیں گے بلکہ ان کو آگ کا عذاب ہو گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو لیکن وہ مسافروں کو نہ دے اسی طرح ہم دیکھتے

ہیں کہ ایک بہت ظالم انسان تھا بہت گنہگار انسان تھا لیکن اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا اور جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے پانی پلانے کو اپنے اوپر لازم کر لینا ہے۔

جب دوزخ والے ان کو پکاریں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو تو وہ کیا جواب دیں گے

* جنت والے جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں۔

آیت نمبر:51

* جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا

اللہ فرماتا ہے

* آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیات کا انکار کرتے رہے۔

آیت نمبر:52

* ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جس کو ہم نے علم کی بنا پر مفصل بنایا ہے اور جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

آیت نمبر:53

* اب کیا یہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ وہ انجام سامنے آجائے جس کی یہ کتاب خبر دے رہی ہے جس روز وہ انجام سامنے آگیا تو وہی لوگ جنہوں نے اسے نظر انداز کیا تھا وہ کہیں گے واقعی ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کر دیں

لیکن وہاں پہ ان کی سچائی فائدہ نہیں دے گی

* یا ہمیں واپس دنیا میں بھیج دیا جائے تا کہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے بجائے اب دوسرے کام کریں

یہ بات بھی نہیں قبول کی جائے گی وہاں پہ

* ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے جھوٹی باتیں بنا رکھی تھیں آج ان سے گم ہو گئے۔

آیت نمبر:54

* در حقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اپنے تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوا جو رات کو دن پر ڈھانپ لیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے جس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کیے سب اسی کے فرمانبردار ہیں خبردار رہو اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر ہے

سارے فیصلوں کا اختیار صرف اللہ تعالی کے پاس ہے کیونکہ ساری کائنات پہ اللہ ہی کا حکم ہے

* بہت ہی بابرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔

آیت نمبر:55

* اپنے رب کو پکارو گڑ گڑاتے ہوئے۔

تو اللہ تعالی کے سامنے گڑ گڑا کر رو رو کر دعا کرنی چاہیے سرگوشیاں کرتے ہوئے ڈائریکٹ کنکشن اللہ تعالی کے ساتھ رکھتے ہوئے اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے۔

* اپنے رب کو گڑ گڑا کر پکارو اور چپکے چپکے

خاموشی سے دل ہی دل میں اکیلے میں تنہائی میں

* یقیناً اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

آیت نمبر:56

* زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور اللہ ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور امید کے ساتھ۔

تو جب اللہ تعالی سے دعا کریں تو خوف بھی ہونا چاہیے اور اللہ تعالی سے امید بھی ہونی چاہیے۔

* یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔

آیت نمبر:57

* اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لیے ہوئے بھیجتا ہے کہ جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہے تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں بارش برسا کر پھل نکال لاتا ہے دیکھو اس طرح ہم مردوں کو حالت موت سے نکالتے ہیں شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔

آیت نمبر:58

* اور جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب اچھا پھل لاتی ہے اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا

یہاں زمین سے مراد انسان ہے کہ کچھ خیر والے انسان ہوتے ہیں اور کچھ شر والے انسان ہوتے ہیں

* اس طرح ہم نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو شکر گزار ہونے والے ہوں.

آیت نمبر:59 تا60

* ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے میں تمہارے بارے میں ایک ہولناک دن کی عذاب سے ڈرتا ہوں۔

* اس کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا ہم کو تو یہ نظر آتا ہے تم خود صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔

آیت نمبر:61 تا63

* نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوا بلکہ میں تو اللہ کا رسول ہوں جو رب العالمین ہے۔

* تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں۔

* کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کا ایک آدمی کے ذریعے تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے اور تمہیں غلط راستے سے بچائے اور تم پر رحم کیا جائے۔

آیت نمبر:64

* مگر اس کے باوجود انہوں نے اسے جھٹلا دیا آخر کار ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک کشتی میں نجات دی اور ان لوگوں کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا یقیناوہ اندھے لوگ تھے۔

جس کو ہدایت نظر نہ آئے وہ اندھا ہی ہے اللہ کی نظر میں۔

آیت نمبر:65

* اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے پھر کیا تم غلط روی سے پرہیز نہ کرو گے کیا تم تقوی اختیار نہ کرو گے۔

آیت نمبر:66

* اس کی قوم کے سرداروں نے جو اس کی بات ماننے سے انکار کر رہے تھے جواب میں کہا ہم تو تمہیں بے عقلی میں مبتلا سمجھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو۔

خود جھوٹے ہین لیکن اللہ کے رسولوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔

آیت نمبر:67 تا 69

* اس نے کہا اے میری قوم میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

* تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا ایسا خیر خواہ ہوں جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔

* کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعے سے تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی تا کہ وہ تمہیں خبر دار کرے بھول نہ جاؤ کہ تمہارے رب نے نوح کی قوم کے بعد تم کو زمین کا جانشین بنایا اور تمہیں خوب طاقتور بنایا پھر اللہ کی قدرت کے کرشموں کو نعمتوں کو یاد رکھو امید ہے کہ تم فلاح پا جاؤ گے۔

آیت نمبر:70

* انہوں نے جواب دیا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں۔

صرف اللہ کی عبادت کریں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اللہ کے ساتھ جو معبود ہم نے بنا رکھے ہیں ہم ان کو چھوڑ دیں۔

* کہنے لگے ہم اکیلے اللہ ہی کی کیا عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے تھے اچھا تو لے آ وہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو سچا ہے۔

آیت نمبر:71 تا 72

* اس نے کہا تمہارے رب کی پھٹکار تم پر پڑ گئی ہے اور اس کا غضب ٹوٹ پڑا ہے کیا تم مجھ سے ان ناموں میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے خود سے گھڑ رکھے ہیں جن کے لیے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اچھا تو پھر انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

* آخر کار ہم نے اپنی مہربانی سے ہود علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے اور وہ ایمان لانے والوں میں سے نہ تھے۔

آیت نمبر:73

* اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی دلیل آ چکی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پہ ہے۔

انہوں نے خود معجزہ مانگا تھا تو اللہ تعالی نے ایک اونٹنی کو ایک چٹان سے نکال کے بھیج دیا اور وہ ان کے لیے ایک نشانی بن گئی اللہ کی طرف سے۔

* یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پر ہے لہذا اسے چھوڑ دو کہ یہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اس کو کسی برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک دردناک عذاب تمہیں آ لے گا۔

آیت نمبر:74 تا 76

* یاد کرو وہ وقت جب اللہ نے قوم عاد کے باتوں میں زمین پہ جانشین بنایا اور تم کو زمین میں عزت بخشی آج تم اس کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے ہو اور اس کے پہاڑوں کو مکانات کی شکل میں تراشتے ہو پس اللہ کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو جاؤ اور زمین میں فساد نہ کرو۔

* اس کی قوم کے سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے کمزور طبقے کے ان لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے، کہا کیا تم واقعی یہ جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا پیغمبر ہے؟ انہوں نے جواب دیا بے شک جس پیغام کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے ہم اس سے مانتے ہیں۔

* اور متکبر لوگوں نے کہا جس چیز کو تم نے مانا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔

آیت نمبر:77

* پھر ان لوگوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا

اور اونٹنی کی انہوں نے کونچیں کاٹ ڈالی تھی

* اور اپنے رب کی حکم کی خلاف ورزی کر گزرے اور صالح سے کہہ دیا کہ لے آوہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو واقعی پیغمبروں میں سے ہے۔

آیت نمبر:78تا79

* آخر کار ایک دہلا دینے والی آفت نے انہیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔

* اور صالح علیہ السلام یہ کہتے ہوا ان کی بستی سے نکل گیا کہ اے میری قوم میں نے اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خوب خیر خواہی کی تھی مگر میں کیا کروں کہ تمہیں کوئی خیر خواہ پسند ہی نہیں آتا۔

آیت نمبر:80 تا81

* اور لوط علیہ السلام کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ فحاشی کے وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہ کیے تھے۔

* تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

آیت نمبر:82

* مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے جو بڑے پاک باز بنتے ہیں۔

اپنی بے حیائی کے کاموں پہ فخر کرتے تھے اور جو انہیں روکے ان کو بستیوں سے نکال ڈالو کیا خوب فیصلہ تھا ان لوگوں کا۔

آیت نمبر:83 تا 84

* آخر کار ہم نے لوط علیہ السلام اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی بچا کر نکال دیا۔

* اور اس قوم پر ایک بارش برسائی پھر دیکھو ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔

آیت نمبر:85 تا 87

* اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی اختیار کرو اس کے سوا تمہارا کوئی الہ نہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی صاف رہنمائی آ چکی ہے لہذا ناپ تول پورے کرو اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم مومن ہو۔

* اور زندگی کے ہر راستے پر رازن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوفزدہ کرنے لگو اور ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے نہ روکو اور سیدھے راستے کو ٹیڑھا کرنے کے درپہ نہ ہو جاؤ یاد کرو وہ زمانہ جب کہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں بہت کر دیا اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ دنیا میں فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوا.

* اگر تم میں سے ایک گروہ اس تعلیم پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں ایمان لاتا ہے اور دوسرا ایمان نہیں لاتا تو صبر کے ساتھ دیکھتے رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

و آخر و دعونا ان الحمدللہ رب العالمین

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئیر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)